© rasailojaraid.com

ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی نعت گو

زمانہ قبل از اسلام یعنی دور جاہلیت کی شاعری کے اصناف سخن کا تجزیہ کیا جائے تو ہمیں عام طور پر حماسہ و فخر، مدح، مرثیہ، ہجو، وصف، ادب یعنی حکمت و امثال پر شعر ملتے ہیں ۔ ان اصناف سخن میں سے جاہل عربوں کی سب سے مقبول صنف حماسہ و فخر تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ ابو تمام کے دیوان الحماسہ کا تقریباً نصف اول صرف اسی صنف سخن پر مشتمل ہے اور باقی جملہ اصناف سخن کا انتخاب بقیہ نصف کتاب میں مندرج ہے ۔

حماسہ کے بعد جاہلی دور کی دوسری مقبول ترین صنف سخن مدح تھی ۔ مرثیہ کا شمار بھی مدح ہی میں کیا جائے گا کیونکہ اس کا اصل مفہوم مدح المیت ہوتا ہے ۔ جاہلی دور میں مدح گوئی کا عام رواج تھا ۔ شاعر قبیلہ سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ اپنے قبیلے کے نامور افراد کے کارہائے نمایاں کا ذکر اپنے اشعار میں کرے اور ان کی بنا پر ان کی تعریف کرے ۔ یا اگر قبیلے نے بحیثیت مجموعی کوئی قابل ستائش کارنامہ انجام دیا ہو تو اس کو اپنا موضوع سخن بنائے ۔ اس دور کی مدح میں تصنع و تکلف نہ ہوتا ۔ جاہلی شاعر ممدوح کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے نہ ملاتا اور المتنبی کی طرح مبالغہ فی المدح کا ارتکاب نہ کرتا ۔ وہ وہی بات کہتا جو درحقیقت معرض وجود میں آئی ہوتی ۔ مضمون آفرینی اور کذب بیانی سے ان کا دامن پاک تھا ۔ ان کی مدح سچی ہوتی اور واقعات کے عین مطابق ۔ ان کے خیال میں بہترین شعر وہ تھا جس کو سن کر سامع بول اٹھتے : صدقت (واقعی سچ ہے) اس بارے میں زہیر بن ابی سلمیٰ کا یہ شعر بہت مشہور ہے :

و ان اشعر بیت انت قائلہ   لبیت یقال اذا انشدتہ صدق

اسی زہیر سے ایک مرتبہ کسی سردار نے مدح کی فرمائش کی تو اس نے جواباً کہا :

فاصنع حتی اقول   (کچھ کرکے دکھاؤ تو کہوں)

مدح کے ساتھ ساتھ اس دور میں ہجو گوئی بھی کی جاتی تھی، وہ اپنے مخالف و معاند قبائل کو ان کے مثالب کی بنا پر عار دلاتے تھے، لیکن یہاں بھی وہ صداقت سے دور نہ جاتے اور کلام فحش و بیہودہ سے احتراز کرتے تھے، مختصر یہ کہ عربی زبان میں مدح و ہجو گوئی اتنی ہی قدیم ہے جتنا عرابی شعر خود ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عربی زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل و شمائل حمیدہ کی مدح و توصیف کے بارے میں اشعار کو مدح النبی یا مدائحُ النبویہ کہتے ہیں - اردو میں ایسے اشعار کے لیے نعت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو عربی میں عام طور پر مستعمل نہیں -[۱] اس لفظ کے لغوی معنی ''وصف الشئی بما فیہ من حسن'' کے ہیں اور یہ صرف اچھے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے - ''و لا یقال فی القبیح الا ان یتکلف متکلف ، فیقول نعت سوء''- مدح ھجاء کا نقیض یعنی ضد ہے اور اس کے معنی حسن الثناء کے ہیں[۲]-

عربی زبان میں آنحضور کی سب سے پہلی مدح آپ کے عم بزرگوار حضرت ابو طالب نے منظوم کی تھی - جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علانیہ تبلیغ اسلام شروع کی تو مشرکین مکہ نے اپنے خاندان بنو ہاشم کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آنحضور کی حفاظت کریں اور انھیں کفار و مشرکین مکہ کی چیرہ دستیوں سے بچائیں - ابو لہب کے علاوہ سب نے حضرت ابو طالب کی بات پر لبیک کہا اور آنحضور کی حمایت میں سینہ سپر ہوگئے - اس پر ابو طالب نے اپنے خاندان کے بارے میں ایک قصیدہ کہا جس میں آنحضور کے شمائل و خصائل حمیدہ کا تذکرہ کرکے بنو ہاشم کو ان کی حمایت پر مزید ابھارا - اس قصیدے کے کچھ اشعار یہ ہیں -[۳]

اذا اجتمعت یوماً قریش لمفخر   فعبد مناف سرھا و صمیمھا
و ان فخرت یوما فان محمد   ھو المصطفی من سرھا و کریمھا

قریش کی آتش غیض و غضب بڑھتی ہی چلی گئی اور حضرت ابو طالب اپنے اثر و رسوخ کے باوجود آنحضور اور مسلمانوں کو ان کے پنجہ ستم سے نہ بچا سکے - ان حالات میں انھوں نے اپنا مشہور لامیہ قصیدہ کہا جس میں انھوں نے قریش میں اپنی عالی نسبی کا تذکرہ کیا - قریش کے جور و ستم سے حرم کعبہ کی پناہ مانگی - اشراف قریش کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات اور موجودہ بے رخی کا تذکرہ کیا - اس کے ساتھ ساتھ آنحضور صلعم کے اوصاف حمیدہ اور شمائل حسنہ کا تذکرہ کرکے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ کسی حالت میں بھی آنحضور کی حمایت سے دستکش نہیں ہوں گے - اس قصیدے کی جلالت شان اور فصاحت و بلاغت پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر اپنی مشہور کتاب البدایۃ و النہایۃ میں لکھتے ہیں :

ھذہ قصیدۃ عظیمۃ بلیغۃ جدا - لا یستطیع یقولھا الا من نسبت الیہ - وھی افحل من المعلقات السبع ، و ابلغ فی تأدیۃ المعنی فیھا جمیعھا.[۴]

البدایۃ میں یہ قصیدہ ۹۲ اشعار پر مشتمل ہے لیکن ابن ہشام نے تین مزید اشعار روایت کیے ہیں - ابن کثیر کے قول کے مطابق الاموی نے اپنی مغازی میں ان اشعار کے علاوہ اور اشعار بھی روایت کیے ہیں -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس قصیدے میں حضرت ابو طالب آنحضور صلعم کی مدح میں فرماتے ہیں :•

و لما رایت القوم لا ود فیهم	و قد قطعوا کل العری و الوسائل
و قد صارحونا بالعداوة و الاذی	و قد طاوعوا امر العدو المزایل
و قد حالفوا قوماً علینا اظنة	یعضون غیظا خلفنا بالانامل
صبرت لهم نفسی بسمراء سمحة	و أبیض عضب من تراث المقاول
واحضرت عندالبیت رهطی واخوتی	و امسکت من اثوابه بالوصائل
اعوذ برب الناس من کل طاعن	علینا بسوء او ملح بباطل
و ثور و من ارسی ثبیراً مکانه	وراق لیرقی فی حراء و نازل
و بالبیت حق البیت من بطن مکه	و بالله ان الله لیس بغافل
و بالحجر المسود اذ یمسحونه	اذا اکتنفوه بالضحی و الاصائل
کذبتم و بیت الله نترک مکة	و نظعن الا امرکم فی بلابل
کذبتم و بیت الله نبذی محمداً	و لما نطاعن دونه و نناضل
و نسلمه حتی نصرع حوله	و نذهل عن ابنائنا و الحلائل
و ینهض قوم بالحدید الیکم	نهوض الروایا تحت ذات الصلاصل
وحتی نری ذا الضغن یرکب ردعه	من الطعن فعل الانکب المتحامل
و انا لعمر الله ان جد ما اری	لتلتبسا اسیافنا بالاماثل
بکفی فتی مثل الشهاب سمیدع	اخی ثقة حامی الحقیقة باسل ،
شهوراً و ایاماً و حولا محرما	علینا و تاتی حجة بعد قابل
و ما ترک قوم ـ لا ابالک ـ سیداً	یحوط الذمار غیر ذرب موا کل
و ابیض یستسقی الغمام بوجهه	ثمال الیتامی عصمة للا رامل
یلوذ به الهلاک من آل هاشم	فهم عنده فی رحمة و فواضل
لعمری لقد اجری اسید وبکره	الی بغضنا و جزآنا لا کل
و عثمان لم یربع علینا و قنفذ	و لکن اطاعاً امر تلک القبائل
اطاعا أبیا و ابن عبد یغوثهم	و لم یرقبا فینا مقالة قائل
لعمری لقد کلفت و جداً با حمد	و اخوته دأب المحب المواصل
فمن مثله فی الناس ای مؤمل	اذا قاسه الحکام عند التفاضل
حلیم رشید عادل غیر طائش	یوالی الـها لیس عنه بغافل
کریم المساعی ماجد و ابن ماجد	له ارث مجد ثابت غیر ناصل
و ایده رب العباد بنصره	و اظهر دینا حقه غیر زائل
فو الله لولا ان اجئ بسبة	تجر علی اشیاخنا فی المحافل
لکنا تبعناه علی کل حالة	من الدهر جدا غیر قول التهازل
لقد علموا ان ابننا لا مکذب	لدینا ولا یعنی بقول الاباطل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاصبح فینا احمد فی ارومة | یقصر عنها سورة المتطاول
حدبت بنفسی دونہ و حمیتہ | و دافعت عنہ بالذری و الکلاکل

جب حضرت ابو طالب شعب میں بنو ہاشم کے ہمراہ محصور ہوئے تو انھوں نے ایک اور قصیدہ کہا جس میں انھوں نے قریش کی عہد شکنیوں اور ستم رانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد حضور کی مدح میں بہت سے شعر کہے:[٦]

ألا ابلغا عنی علی ذات بیننا | لؤیا و خصا من لؤی بنی کعب
الم تعلموا انا و جدنا محمداً | نبیاً کموسی خط فی اول الکتب
و ان علیہ فی العباد محبة | ولا خیر ممن خصہ اللہ بالحب
و ان الذی الصقتموا من کتابکم | لکم کائن نحسا کراغیة السقب
افیقو افیقوا قبل ان یحفر الثری | و یصبح من لم یجن ذنبا کذی الذنب
و لا تتبعوا امر الوشاة و تقطعوا | اواصرنا بعد المودة و القرب
و تستجلبوا حربا عوانا و ربما | امر علی من ذاقہ حلب الحرب
فلسنا و رب البیت نسلم احمداً | لعزاء من عض الزمان و لا کرب
و لما تبن منا و منکم سوالف | و اید اترت بالقساسیة الشهب
الیس ابونا هاشم شد ازرہ | و اوصی بنیہ بالطعان و بالضرب
و لسنا نمل الحرب حتی تملنا | ولا نشتکی ماقد ینوب من النکب
و لکننا اهل الحفائظ و النهی | اذا طار ارواح الکماة من الرعب

تاریخی ترتیب کے اعتبار سے حضرت ابو طالب کے بعد آنحضور کا دوسرا اہم مادح مشہور و معروف جاہلی شاعر اعشی بن قیس تھا جس کا شمار اصحاب معلقات میں کیا جاتا ہے اور جو فصاحت و بلاغت میں جاہلی دور میں امتیاز کا حامل تھا۔ اس نے آنحضرت کی مدح میں ایک بلیغ دالیة قصیدہ نظم کیا اور اسلام لانے کے لیے آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا جب مکہ کے قریب پہنچا تو اس کی ملاقات مشرکین قریش سے ہوئی۔ جب اس نے تذکرہ کیا کہ وہ تو اسلام لانے کے لیے آیا ہے تو انھوں نے کہا: ”محمد تو زنا سے روکتے ہیں“۔ اعشی نے کہا: ”مجھے اس کی خواہش نہیں“۔ انھوں نے کہا: ”وہ تو شراب سے بھی روکتے ہیں“۔ اعشی نے کہا: میں اس سال واپس چلا جاؤں گا۔ اگلے برس آؤں گا اور شراب سے توبہ کر کے آؤں گا“۔ کہتے ہیں کہ اعشی واپس لوٹ گیا لیکن اسے دوبارہ آنا نصیب نہ ہوا۔ اپنے مدحیہ قصیدے میں وہ آنحضور کی تعرف میں کہتا ہے:[۷]

الم تغتمض عیناک لیلة ارمدا | و بت کما بات السلیم مسهدا
وما ذاک من عشق النساء و انما | تناسیت قبل الیوم خلة مهددا
و لکن اری الدهر الذی هو خائن | اذا اصلحت کفای عاد فافسدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و آلیت لا آوی لھا من کلالۃ — ولا من حفی حتی تلاق محمدا
متی ما تناخی عند باب ابن ھاشم — تراحی و تلقی من فواضلہ ندی
نبی یری ما لا ترون و ذکرہ — اغار لعمری فی البلاد و انجدا
لہ صدقات ما تغب و نائل — فلیس عطاء الیوم مانعہ غدا
اجدک لم تسمع وصاۃ محمد — نبی الا لہ حیث اوصی و اشھدا
اذا انت لم ترحل بزاد من التقی — ولا قیت بعد الموت من قد تزودا
ندمت علی ان لا تکون کمثلہ — فترصد للامر الذی کان ارصدا
فایاک و المیتات لا تقربنھا — ولا تاخذن سھما حدیدا لتقصدا
و ذا النصب المنصوب لاتنسکنہ — ولا تعبد الا وثان و اللہ فاعبدا
ولا تقربن جارۃ کان سرھا — علیک حراما فانسکحن او تابدا
و ذا الرحم القربی فلا تقطعنہ — لعاقبۃ ولا الاسیر المقیدا
و سبح علی حین العشیۃ و الضحی — ولا تحمد الشیطان و اللہ فاحمدا
ولا تسخرن من بائس ذی ضرارۃ — ولا تحسبن المال للمرء مخلدا

مکہ کے نواحی شہر طائف کے شاعر امیہ بن ابی الصلت جس کا شمار حنفاء کے زمرے میں کیا جاتا ہے نے بھی آنحضور کی مدح میں شعر کہے ۔ ابن ھشام اور سیرت و رجال کی دیگر کتابوں میں مذکور ہے کہ وہ غزوہ بدر کے بعد یہ شخص آنحضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے نکلا اور ایک بلیغ قصیدہ آپ کی مدح میں کہا ۔ جب قریش مکہ کو خبر ہوئی تو انھوں نے مقتولین بدر کا واسطہ دے کر اسے آنحضور کے پاس آنے سے باز رکھا ۔ اس جنگ میں امیہ کے دو خالہ زاد عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ قریش کی جانب سے مارے گئے تھے ۔ اس قصیدہ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں :

محمداً ارسلہ بالھدی — فعاش غنیا و لم یھتضم
عطاء من اللہ اعطیتہ — و خص بہ اللہ اھل الحرم
و قد علموا انہ خیرھم — و فی بیتھم ذی الندی و الکرم
اطیعو الرسول عباد الالہ — تنجون من شر یوم الم

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ھجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو قریش کی آتش غیظ و غضب مزید بھڑک اٹھی ۔ انھوں نے ایک جانب تو مسلمانوں کو مدینہ سے نکالنے کے لیے یہود مدینہ اور دیگر قبائل کے ساتھ ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور دوسری جانب شعراء قریش نے اسلام اور آنحضور کے خلاف ھجو گوئی کی صورت میں شدید معاندانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا ۔ اس پروپیگنڈا کا جواب ضروری تھا ۔ صحابہ نے آنحضور سے اجازت طلب کی کہ حضرت علی کو اس کام پر مامور کیا جائے لیکن آپ نے فرمایا : ”ما یمنع القوم الذی نصروا رسول اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسنانهم ان ینصروه بالسنتهم"۔ یہ سن کر حضرت حسان نے فرمایا : "یا رسول اللہ یہ کام میں انجام دوں گا"۔ اس طرح حضرت حسان کو شاعر الاسلام اور شاعر النبی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ مشرکین مکہ کے ساتھ ان شعری و ادبی معرکوں میں دیگر انصاری شعراء یعنی کعب بن مالک انصاریؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ انصاری نے بھی حضرت حسان کا ہاتھ بٹایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان انصاری شعراء نے آنحضور کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کے بارے میں مدحیہ قصائد بھی لکھے۔ حضرت حسان کے دیوان کا بیشتر حصہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اشعار پر مشتمل ہے اور آنحضور کے بارے میں ان کے ان اشعار کو بہت پسند کیا جاتا ہے :

و جبریل رسول اللہ فینا   و روح القدس لیس له کفاء
و قال اللہ قد ارسلت عبدا   یقول الحق ان نفع البلاء
شهدت به فقوموا صدقوه   فقلتم لا نقوم ولا نشاء
و قال اللہ قد سیرت جندا   هم الانصار عرضتها اللقاء
لنا فی کل یوم من معد   سباب او قتال او هجاء
فنحکم بالقوا فی من هجانا   و نضرب حین تختلط الدماء
الا ابلغ ابا سفیان عنی   فانت مجوف نخب هواء
بان سیوفنا ترکتک عبدا   و عبد الدار سادتها الاماء
هجوت محمداً فاجبت عنه   و عنداللہ فی ذاک الجزاء
اتهجوه و لست له بکفء   فشر کما لخیر کما الفداء
هجوت مبارکا برا حنیفا   امین اللہ شیمته الوفاء
فمن یهجو رسول اللہ منکم   و یمدحه و ینصره سواء
فان ابی و والده و عرضی   لعرض محمد منکم وقاء
فاما تثقفن بنو لوی   جذیمة ان قتلهم شفاء
اولئک معشر نصروا علینا   ففی اظفارنا منهم دماء
و حلف الحرث بن ابی ضرار   و حلف قریظة منا براء
لسانی صارم لا عیب فیه   و بحری لا تکدره الدلاء
و احسن منک لم ترا قط عینی   و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءا من کل عیب   کانک قد خلقت کما تشاء

آنحضرت کی مدح میں حضرت حسان کا یہ قصیدہ بھی بہت مشہور ہے :

اغر علیه للنبوة خاتم   من اللہ مشهود یلوح و یشهد
و ضم الا له اسم النبی الی اسمه   اذا قال فی الخمس الموذن اشهد
و شق له من اسمه لیجله   فذا العرش محمود و هذا محمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نبی اتانا بعد یاس و فترة　　من الرسل والاوثان فی الارض تعبد
فامسی سراجا مستنیرا و هادیا　　یلوح کما لاح الصقیل المهند
و انذرنا نارا و بشر جنة　　و علمنا الاسلام فالله نحمد
و انت اله الخلق ربی و خالقی　　بذلک ما عمرت فی الناس اشهد
تعالیت رب الناس عن قول من دعا　　سواک الها انت اعلی و امجد
لک الخلق و النعماء والامر کله　　فایاک نستهدی و ایاک نعبد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دور کے مدح سراؤں میں کعب بن زہیر بن ابی سلمی کا تذکرہ بھی ضروری ہے - زہیر بن سلمی کے بیٹے بجیر نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا - جب کعب کو بجیر کے اسلام لانے کا علم ہوا تو اس نے اپنے بھائی کو کچھ اشعار لکھ کر بھیجے جن میں اسے اسلام قبول کرنے سے روکا - ان اشعار میں بعض سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا پہلو بھی نکلتا تھا - جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے اس کا خون مباح قرار دیدیا - بجیر نے کعب کو اس کی اطلاع دی اور کہا کہ اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگو - آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں معاف کر دیں گے - اگر تمہیں یہ منظور نہیں تو پھر یہ ملک چھوڑ کر بھاگ جاؤ - جب یہ خط کعب کو ملا تو ابن قتیبہ کے قول کے مطابق زمین اپنی وسعتوں کے باوجود اس پر تنگ ہو گئی - اس عالم میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا لامیہ قصیدہ نظم کیا اور مدینہ پہنچا - وہاں حضرت ابوبکر کے وسیلے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی خواہش کے پیش نظر اسے معاف کر دیا - بعد اذان اس نے اپنا مشہور و معروف قصیدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا - یہ قصیدہ ابن ہشام میں موجود ہے اور ساٹھ اشعار پر مشتمل ہے - اس قصیدے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور نعت میں یہ اشعار خاص طور پر قابل ذکر ہیں :[۹]

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول　　متم اثرها لم یفد مکبول
و ما سعاد غداة البین اذ رحلوا　　الا اغن غضیض الطرف مکحول
هیفاء مقبلة عجزاء مدبرة　　لا یشتکی قصر منها ولا طول
فیالها خلة لو انها صدقت　　بوعدها او لو ان النصح مقبول
نبئت ان رسول الله اوعدنی　　و العفو عند رسول الله مأمول
مهلا هداک الذی اعطاک نافلة　　القرآن فیها مواعیظ و تفصیل
لا تاخذنی باقوال الوشاة ولم　　اذنب ولو کثرت فی الاقاویل
لقد اقوم مقاماً لو یقوم به　　یری و یسمع ما قد اسمع الفیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لظل یرعد الا ان یکون له — من الرسول باذن الله تنویل
ما زلت اقتطع البیداء مدرعا — جنح الظام و ثوب اللیل مسدول
حتی وضعت یمینی ما انازعها — فی کف ذی نقمات قیله القیل
فلهو اخوف عندی اذ اکلمه — و قیل انک منسوب و مسئول
ان الرسول لنور یستضاء به — مهند من سیوف الله مسلول
فی عصبة من قریش قال قائلهم — ببطن مکة لما اسلموا : زولوا
زالوا فما زال انکاس ولا کشف — عند اللقاء ولا میل معازیل
شم العرانین ابطال لبوسهم — من نسج داود فی الهیجا سرابیل
بیض سوابغ قد شکت لها خلق — کانها حلق القفعاء مجدول
لیسوا مفاریح ان نالت رماحهم — قوماً و لیسوا مجازیعا اذا نیلوا
یمشون مشی الجمال الزُّهر یعصمهم — ضرب اذا عرد السود التنابیل
لا یقع الطعن الا فی نحور هم — و ما لهم عن حیاض الموت تهلیل

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصیدہ سن کر اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے کعب کو اپنا بردہ مبارک انعام میں دیا ۔ حضرت معاویہ نے بعد میں کعب کی اولاد سے یہ چادر ۲۰ ہزار درہم میں خرید لی ۔

مشہور مخضرم شاعر نابغہ جعدی نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اشعار کہے ۔ نابغہ جعدی زمانہ جاہلیت میں بھی نہایت عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کرتا تھا ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لایا اور ایک قصیدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں یہ اشعار بھی تھے :

اتیت رسول الله اذ جاء بالهدی — و یتلو کتاباً کالمجرة نیرا
بلغنا السماء مجدنا وجدودنا — و انا لنرجو فوق ذلک مظهرا

آنحضور صلی اللہ علیہ نے پوچھا ابو لیلی آسمان سے آگے کہاں پہنچنے کا ارادہ ہے بولے جنت میں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان شاء اللہ ۔ اس قصیدے میں یہ شعر بھی تھے :

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له — بوادر تحمی صفوه ان یکدرا
ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له — حلیم اذا ما اورد الأمر اصدرا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قصیدے کو سن کر اتنے خوش ہوئے کہ اس کو دعا دی کہ تمہارا منہ کبھی شکستہ نہ ہو ۔ مروی ہے کہ نابغہ نے ۱۲۰ برس کی عمر پائی لیکن اس کا کوئی دانت نہ ٹوٹا ۔[۱۰]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک دفعہ شدید قحط سال کے دور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور موسلادھار بارش ہونے لگی۔ بنو کنانہ کے ایک شاعر نے اس موقعہ پر سے آنحضور کی مدح میں یہ شعر کہے (۱۱) :

لک الحمد و الحمد ممن شکر سقینا بوجہ النبی المطر
دعا اللہ خالقہ دعوۃ الیہ و اشخص منہ البصر
فلم یک الا کاف الردا ء و اسرع حتی راینا الدرر
رقاق العوالی عم البقا ع اغاث بہ اللہ عینا مضر
و کان کما قالہ عمہ ابو طالب : ابیض ذو غرر
بہ اللہ یسقی بصوب الغما م ، و ھذا العیان کذاک الخبر
فمن یشکر اللہ یلقی المزید و من یکفر اللہ یلقی الغیر

کعب بن مالک رض انصاری رض نے میدان احد سے کفار مکہ کے فرار کے بعد آنحضور کی مدح میں فرمایا ۔ (۱۲)

سائل قریشا غداۃ السفح من احد ما ذا لقینا و ما لاقوا من الھرب
فینا الرسول شھاب ثم نتبعہ نور مضیء لہ فضل علی الشھب
الحق منطقہ و العدل سیرتہ فمن یجبہ الیہ ینج من تبب
نمضی و یذمرنا فی غیر معصیۃ کانہ البدر لم یطبع علی الکذب
بدا لنا فاتبعناہ نصدقہ و کذبوہ فکنا اسعد العرب
جالوا و جلنا فما فاؤوا وما رجعوا و نحن نثفنھم لم نال فی الطّلب
لیسا سواء و شتی بین امرھما حزب الالہ واھل الشرک و النصب

مشہور انصاری شاعر عبداللہ بن رواحہ رض جب جنگ موتہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے تو انھوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الوداع ہوتے ہوئے آپ کی مدح میں یہ اشعار کہے :۱۱

فثبت اللہ ما آتاک من حسن تثبیت موسی و نصرا کالذی نصرا
انی تفرست فیک الخیر نافلۃ اللہ یعلم انی ثابت البصر
انت الرسول فمن یحرم نوافلہ و الوجہ منہ فقد ازری بہ القدر
فثبت اللہ ما آتاک من حسن فی المرسلین ونصراً کالذی نصروا
انی تفرست فیک الخیر نافلۃ فراسۃ خالفت فیک الذی نظروا

سیرۃ و رجال کی کتابوں میں ابتدائی دور کے جن دیگر مادحین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ملتا ہے ، ان میں حضرت ابو قیس بن اسلت رض ، حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابوبکرصدیق رضؓ، حضرت مالک بن نمط رضؓ، حضرت سعد ابن ابی حضرت وقاص رضؓ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضؓ، حضرت طالب ابن ابی طالب رضؓ، اور حضرت ابن الزبعری رضؓ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

حضرت حسان بن ثابت رضؓ نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنے فصیح و بلیغ اشعار کہے ہیں وہاں آپ کی وفات پر انتہائی دل سوز مراثی بھی قلم بند کیے ہیں ۔ آپ کا یہ دل گداز مرثیہ حضرت حسان رضؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہری محبت اور آپ کی وفات حسرت آیات پر حضرت حسان رضؓ کے انتہائی شدید رنج و الم کا مظہر ہے :

بطیبة رسم للرسول و معهد — منیر و قد تعفو الرسوم و تهمد
ولا تنمحی الایات من دار حرمت — بها منبر الهادی الذی کان یصعد
و واضح آثار و باق معالم — و ربع له فیه مصلی و مسجد
بها حجرات کان ینزل وسطها — من الله نور یستضاء و یوقد
معارف لم تطمس علی العهد ایها — اتاها البلی فالای منها تجدد
عرفت بها رسم الرسول و عهده — و قبرا بها واراه فی الترب ملحد
ظللت بها ابکی الرسول فاسعدت — عیون و مثلاها من الجفن تسعد
یذکرن آلاء الرسول وما اری — لها محصیا نفسی فنفسی تبلد
مفجعة قد شفها فقد احمد — فظلت لا لاء الرسول تعدد
فبورکت یا قبرالرسول وبورکت — بلاد ثوی فیها الرشید المسدد
و بورک لحد منک ضمن طیبا — علیه بناء من صفیح منضد
تهیل علیه الترب ایدو اعین — علیه و قد غارت بذلک اسعد
لقد غیبوا حلماً و علماً و رحمة — عشیة علوه الثری لا یوسد
و راحوا بحزن لیس فیهم نبیهم — و قد وهنت منهم ظهور و اعضد
یبکون من تبکی السموات یومه — ومن قد بکته الارض فالناس اکمد
و هل عدلت یوماً رزیة هالک — رزیة یوم مات فیه محمد
تقطع فیه منزل الوحی عنهم — و قد کان ذا نور یغور و ینجد
یدل علی الرحمن من یقتدی به — و ینقد من هول الخزایا و یرشد
امام لهم یهدیهم الحق جاهدا — معلم صدق ان یطیعوه یسعدوا
فاصبح محمودا الی الله راجعاً — یبکیه جفن المرسلات و یحمد
فبکی رسول الله یا عین عبرة — ولا اعرفنک الدهر دمعک یجمد
و ما لک لا تبکین ذا النعمة التی — علی الناس منها سابغ یتغمد
فجودی علیه بالدموع و اعولی — لفقد الذی لا مثله الدهر یوجد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و ما فقد الماضون مثل محمد ولا مثله حتى القيامة يفقد
اعف و اوفى ذمة بعد ذمة و اقرب منه نائلا لا ينكد
و ابذل منه للطريف و تالد اذا ضن معطاء بما كان يتلد
واكرم صيتا فى البيوت اذا انتمى و اكرم جدا ابطحيا يسود
مع المصطفى ارجو بذاك جواره وفى نيل ذاك اليوم اسعى واجهد

حوالے

١- النعت : وصفک الشیء تنعته بما فیه و تبالغ فی وصفه قال ابن الاثیر : النعت : وصف الشیء بما فیه من حسن ولا یقال فی القبیح الا ان یتکاف متکلف ، فیقول : نعت سوء و الوصف یقال فی الحسن و القبیح - لسان العرب ٢/١٠٠
٢- المدح : نقیض الهجاء وهو حسن الثناء - اللسان ٢/٥٨٩
٣- البدایة و النهایة ٣/٤٩ -
٤- نفس المرجع ٣/٥٧ -
٥- البدایة و النهایة : ٣/٥٣—٥٧ ، سیرة ابن هشام : ١/٢٨٦—٢٩٧ -
٦- البدایة و النهایة : ٣/٨٧ ، سیرة ابن هشام : ١/ -
٧- البدایة و النهایة : ٣/١٠١ ، سیرة ابن هشام : ١/٦١١ -
٨- فی کتاب الشعر و الشعرا : ضاقت علیه الارض بما رحبت -
٩- سیرة ابن هشام : ٤/١٥٢ -
١٠- کتاب الشعر و الشعراء -
١١-
١٢-
١٣- سیرة ابن هشام : ٣/٤٢٨ -
١٤- سیرة ابن هشام : ٤/٣٤٦ -

© rasailojaraid.com